بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(۲۹)

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم پنج شنبہ

جلد ۳۰	۱۷ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش	۵ رمضان المبارک ۱۳۶۱ ھ	۱۷ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۱۷

[illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ عزیز حفیظ احمد چند روز بیمار رہنے کے بعد کل وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعا کریں۔ نعم البدل عطا کرے۔

خطبہ جمعہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے متعلق ضروری ارشادات

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۴۲ء

مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

16 SEP 42

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج کا خطبہ

میں خدام الاحمدیہ کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض

یہ تھی۔ کہ نوجوانوں میں دینی روح پیدا کی جائے۔ اور ان کے قلوب میں دین کے لئے۔ اور بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ چونکہ ہر باطن کا ایک ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر مغز کے لئے ایک چھلکا اس کی حفاظت کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے

بعض قوانین

ایسے مقرر کئے گئے جن کا منشاء یہ تھا۔ کہ وہ مغز جو اس تحریک کے چلانے کا اصل مقصد ہے محفوظ رہے۔ مگر ہو سکتا ہے بعض لوگ اپنی کم فہمی کی وجہ سے اس کے چھلکے کو ہی اصل مغز سمجھ لیں۔ اور اس کے ظاہر کو ہی باطن خیال کر کے اس وہم میں مبتلا ہو جائیں

کہ جو کام اُن کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس کو انہوں نے پورا کر لیا ہے۔ اور اس قسم کے دھوکے طبعی طور پر انسان کو لگتے ہی رہتے ہیں۔ نماز کو ہی لے لو۔ نماز ایک چھلکا ہے۔ ایک ظاہر ہے اس باطن اور اس مغز کا جو خدا اپنے بندوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے

نماز کیا ہے؟

اس میں الفاظ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تصویر کھینچ کر بندے کے سامنے رکھ دی گئی ہے۔ اور اس تصویر کو سامنے لا کر خیالی طور پر بندہ اپنے خدا سے باتیں کرتا ہے۔ جب وہ کہتا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ تو اس وقت خدا تو اس کے سامنے نہیں ہوتا۔ وہ ہزاروں پردوں بلکہ ان گنت پردوں میں چھپا ہوا اس کی نظروں سے پوشیدہ ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اس نے لفظی تصویر خدا تعالیٰ کی کھینچ لی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے لئے جائز ہو جاتا ہے کہ وہ نماز میں ایاك نعبد وایاك نستعین کہے۔ یہ تصویر اس کے سامنے اس لئے رکھی جاتی ہے تاکہ جب اُسے

خدا تعالیٰ کی زیارت

نصیب ہو۔ وہ اسے پہچان جائے۔ گویا نماز کیا ہے ایک تصویر ہے۔ ویسی ہی۔ جیسے کسی کا چھوٹا بچہ ہو اور وہ اسے بچپن میں ہی چھوڑ کر کہیں چلا جائے۔ تو ماں اسے ہمیشہ اس کے باپ کی تصویر دکھاتی رہے۔ کہ یہ تیرا ابا ہے۔ یہ تیرا ابا ہے تاکہ جب اس کا باپ گھر میں آئے۔ تو وہ اس سے منہ نہ موڑ لے۔ اور یہ نہ کہے۔ کہ میں نہیں جانتا۔ یہ کون ہے چونکہ اس نے بار بار اپنے باپ کی تصویر دیکھی ہوگی۔ اس لئے جب وہ باپ کو اصل صورت میں دیکھے گا۔ تو فوراً اسے پہچان لے گا۔ اور سمجھ جائیگا کہ یہ میرا باپ ہے۔ اسی طرح نماز میں

خدا تعالیٰ کی ہستی کی لفظوں میں تصویر

کھینچی جاتی ہے۔ کہ وہ رب ہے وہ رحمان ہے وہ رحیم ہے۔ وہ مالک یوم الدین ہے۔ وہ انسان کو صراط مستقیم پر چلانے والا ہے۔ وہ ضلالت اور غضب کے راستوں سے بچانے اور محفوظ رکھنے والا ہے۔ وہ اعلیٰ ہے وہ عظیم ہے۔ وہ سبحان ہے۔ وہ اکبر ہے۔ وہ تمام حمدوں کا مالک ہے ہر قسم کی تعریفیں اسی کے لئے ہیں ہر قسم کی قربانیاں اسی کے لئے ہیں۔ اور ہر قسم کی عبادتوں کا وہی مستحق ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ایک تصویر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جب کسی ہستی میں انسان کو یہ صفات نظر آجائینگی۔ وہ فوراً سمجھ جائیگا۔ کہ یہ خدا ہے۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے۔

قیامت کے دن خدا تعالیٰ

ایک غیر شکل میں بندوں کے سامنے ظاہر ہوگا اور انہیں کہیگا۔ میں تمہارا خدا ہوں۔ تم مجھے سجدہ کرو بندے استغفار کرتے ہوئے کہینگے۔ کہ تو ہمارا خدا نہیں ہو سکتا ہم تجھے سجدہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ ہم تجھے نہیں پہچانتے۔ تب وہ اس شکل میں جو انہیں بتائی گئی تھی۔ ظاہر ہوگا۔ اور تمام بندے سجدے میں گر جائیں گے۔ اس میں درحقیقت اسی امر کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک قسم کی تصویر لوگوں کے سامنے رکھی ہوئی ہے۔ تاکہ وہ اسے دیکھتے رہیں۔ دیکھتے رہیں اور دیکھتے رہیں اور اس کے اوصاف کو اچھی طرح یاد کر لیں۔ تاکہ جب خدا تعالیٰ ان کے سامنے آئے۔ اس جہان میں۔ یا اگلے جہان میں وہ اسے فوراً پہچان لیں۔

اب دیکھو۔ دنیا میں کس کس طرح لوگ

خدا تعالیٰ سے دوسروں کو پھیرنا

چاہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ حضرت کرشن خدا تھے۔ کوئی حضرت رام چندر کو خدا کہتا ہے۔ اور کوئی حضرت علی کی خدائی کا قائل ہے۔ مگر وہ جس نے نماز میں لفظی تصویر خدا تعالیٰ کی دیکھی ہوتی ہے۔ وہ ان کے فریب میں نہیں آسکتا۔ اور اگر آجائے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ اس نے خدا تعالیٰ کی تصویر نہیں دیکھی یہی وجہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا۔ کہ جس نے مجھے نہیں پہچانا۔ اس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں پہچانا کیونکہ

آنے والے مسیح کے متعلق

کہا گیا تھا۔ کہ وہ حلیہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوگا مگر حلیہ میں مشابہت سے مراد ناک کان اور آنکھ میں مشابہت نہیں۔ بلکہ اس حلیہ سے مراد روحانی حلیہ ہے جو اصل چیز ہے۔ ورنہ ایسے ناک۔ کان اور آنکھ تو ہر ایک کے ہوتے ہیں صرف روحانی آنکھیں۔ اور روحانی کان اور روحانی ناک اور روحانی خوبصورتی ہی ہے جس میں دوسرے لوگ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل مشابہ نہیں ہو سکتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق ہی لکھا تھا۔ کہ وہ آپ کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کامل مشابہہ

ہوگا۔ پس جس نے قرآن میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھ لی تھی۔ جس نے حدیث میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھ لی تھی۔ کس طرح ہوسکتا تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی شکل میں دیکھے۔ اور نہ پہچانے مگر جس نے آپ کو دیکھ کر بھی نہیں پہچانا۔ اس کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ کہ اس نے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر

بھی نہیں دیکھی تھی۔ جب وہ دعوےٰ کرتا تھا۔ کہ اس نے قرآن میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی ہوئی ہے۔ جب وہ دعوےٰ کرتا تھا۔ کہ اس نے حدیث میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی ہوئی ہے۔ تو وہ اپنے اس دعوے میں جھوٹا تھا۔ حقیقت یہ تھی۔ کہ اس نے آپ کی تصویر نہ قرآن میں دیکھی تھی۔ نہ حدیث میں ورنہ ممکن ہی نہیں تھا۔ کہ مسیح موعودؑ جو اپنے روحانی حلیہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل مشابہہ تھے۔ اس کے سامنے آتے۔ اور وہ آپ کے وجود میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر کو نہ دیکھ لیتا۔ اگر ایک شخص ہمارے سامنے کہے کہ میں نے آم کھایا ہوا ہے۔ مگر جب اس کے سامنے ہم آم لاکر رکھیں۔ تو اس کی طرف وہ توجہ ہی نہ کرے۔ اور جب اس سے پوچھا جائے۔ کہ یہ کیا پھل ہے۔ تو وہ کہے مجھے علم نہیں۔ تو ہم سمجھ جائیں گے۔ کہ جب اس نے یہ کہا تھا۔ کہ میں نے آم کھایا ہوا ہے۔ تو اس نے جھوٹ سے کام لیا تھا۔ اسی طرح جب

غیر اللہ کی شکل

میں کوئی شخص آئے اور کہے کہ میں اللہ ہوں اور کوئی دوسرا شخص اس کے دھوکہ میں آجائے۔ تو اس کے معنے یہی ہوں گے۔ کہ اس نے قرآن میں احادیث میں اور نماز میں اللہ تعالےٰ کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ اگر اس نے اللہ تعالےٰ کی شکل دیکھی ہوتی۔ تو وہ اس کے فریب میں نہ آتا۔ دنیا میں تم نے جس شخص کو اچھی طرح دیکھا ہوا ہوتا ہے۔ تم اس کے متعلق کسی فریب میں نہیں آسکتے۔ اور اگر دھوکہ کے طور پر کسی اور شخص کے متعلق تمہیں کوئی کہے کہ وہ فلاں شخص ہے تو تم فوراً کہدیتے ہو۔ کہ میں اسے خوب جانتا ہوں۔ یہ شخص وہ نہیں کوئی اور ہے۔ اسی طرح نماز ایک تصویر ہے۔ جسے ہر مسلمان کے سامنے دن رات میں پانچ دفعہ پیش کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اس تصویر کو اچھی طرح ذہن نشین کرلے۔ پس درحقیقت نماز ایک تصویر یا ایک چھلکے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی اور

تصویر اور اصل

میں گو ظاہری لحاظ سے مشابہت ہوتی ہے۔ مگر حقیقی خواص میں مشابہت نہیں ہوتی۔ رستم کی تصویر ہو تو اسے ایک بچہ بھی پھاڑ سکتا ہے۔ مگر رستم کو پہلوان بھی گرا نہیں سکتا۔ اسی طرح شیر کی تصویر ہو۔ تو اسے ایک چوہا بھی کھا سکتا ہے۔ مگر کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ اصل شیر کو چوہا کھا سکتا ہے پس تصویر اور اصل میں

صرف ظاہری طور پر مشابہت

پائی جاتی ہے حقیقی طور پر نہیں۔ اسی لئے نماز بوجہ تصویر ہونے کے صرف ایک ظاہر ہے باطن اس کا اور ہے۔ اور وہ باطن

اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کا قرب

ہے یعنی انسان اللہ تعالےٰ کی محبت میں اس قدر ترقی کرے۔ کہ اسے اپنی روحانی آنکھوں سے خدا تعالےٰ نظر آنے لگ جائے یا کم سے کم اس کے دل میں یہ یقین پیدا ہوجائے کہ میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ عبادت کیا ہے؟ عبادت یہ ہے۔ کہ تو ایسا سمجھے کہ گویا خدا تجھ کو نظر آرہا ہے۔ اور اگر تجھے یہ مقام میسر نہیں۔ تو تیرے اندر کم سے کم یہ یقین ہونا چاہیئے۔ کہ میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ یہ کیفیت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتائی۔ کہ نماز پڑھتے وقت کم سے کم تمہیں یہ یقین ہونا چاہیئے کہ تمہارا خدا تمہیں دیکھ رہا ہے یہ تصویری زبان میں

پہلا روحانی قدم

ہے جو اٹھنا چاہیئے۔ کہ ہر شخص کم سے کم ایسے مقام پر ہو۔ کہ جب وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ تو اسے یقین ہو کہ کوئی خدا ہے۔ جو اسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر واقعہ میں کوئی رب ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے مالک یوم الدین ہے تمام عبادات کا مستحق ہے اعلےٰ ہے۔ سبحان ہے۔ اکبر ہے۔ تو کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ کہ ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ پس جب وہ تصویری زبان میں نماز پڑھ رہا ہو۔ تو کم سے کم اس کے دل میں اس بات پر پختہ یقین ہونا چاہیئے۔ کہ اس کا خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ اس کے بعد جب محبت الٰہی میں بڑھتے بڑھتے وہ اللہ تعالےٰ کی یاد میں منہمک ہوجاتا ہے۔ اس کا ذکر اس کی غذا بن جاتا۔ اور اس کا دل اللہ تعالےٰ کے عشق سے بھر جاتا ہے تو اس وقت خدا اس کے سامنے آجاتا ہے۔ اور اس وقت وہ صرف اس یقین پر نہیں ہوتا۔ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ بلکہ وہ

خود خدا کو دیکھنے لگ جاتا ہے

بہرحال نماز کی صورت ایک قشر کی سی ہے۔ اگر کوئی شخص اسی پر بس کرلے۔ اور سمجھ لے کہ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میں رکوع میں چلا گیا ہوں۔ یا میں نے خدا تعالےٰ کو سجدہ کرلیا ہے۔ یا اس کے حضور کھڑے ہوکر ہاتھ باندھ لئے ہیں۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ وہ اصل حقیقت کی تلاش نہیں کررہا۔ قشر پر ہی خوش ہوگیا ہے۔

خدام الاحمدیہ کے لئے

جو قوانین مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ بھی درحقیقت قشر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ چنانچہ یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ روزانہ کچھ وقت ہاتھ سے کام کیا کریں۔ سڑکوں کو درست کیا کریں۔ گڑھوں کو پُر کیا کریں اور اسی طرح خدمت خلق کے اور کام سرانجام دیا کریں۔ ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ ان کے اندر

بنی نوع انسان کی ہمدردی کا سچا جذبہ

پیدا ہو۔ اور جب لوگوں پر کوئی عام مصیبت کا وقت آئے۔ تو وہ اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔ اور کسی قسم کا کام کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔ لیکن اگر ان کاموں کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں

بنی نوع انسان کی ہمدردی

کا کوئی جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ اگر وہ اپنے سیکرٹری یا کسی اور افسر کے بلانے پر ہاتھ سے کام کرنے کے لئے تو تیار ہوجاتے ہیں۔ لیکن جب ان کا ہمسایہ کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو وہ اس کو دور کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ چھلکے کو پکڑ کر بیٹھ گئے ہیں۔ حقیقت کو اخذ کرنے کی انہوں نے کوشش نہیں کی۔ ان کی مثال بالکل ان لوگوں کی سی ہے جو کہتے تھے ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر کو قرآن میں دیکھ لیا ہے۔ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر کو حدیثوں میں دیکھ لیا ہے۔ اور ہم آپ کو خوب پہچانتے ہیں۔ مگر جب انہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسیح موعود کی شکل میں دیکھا تو آپ کا انکار کردیا۔ اور نہ صرف انکار کیا۔ بلکہ آپ پر کفر کا فتوےٰ لگا دیا۔ اگر ایسے لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے۔ تو یقیناً آپ کا بھی انکار کرتے۔ اور آپ پر بھی کفر کا فتوےٰ لگادیتے۔

میں دیکھتا ہوں خدا تعالےٰ کی طرف سے اس زمانہ میں

خدام الاحمدیہ کے امتحان کا ایک موقعہ

پیدا ہوا تھا۔ جس میں اگر وہ چاہتے۔ تو کوشش کرکے کامیابی حاصل کرسکتے تھے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس امتحان میں خدام الاحمدیہ بُری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا

بڑے بڑے سیلاب آئے

ہیں۔ اور ان سیلابوں سے بڑی تباہی ہوئی ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ جہاں تک مجھے علم ہے۔ خدام الاحمدیہ نے اس موقعہ پر کوئی کام نہیں کیا۔ اور اگر کیا ہے۔ تو مجھے اس کا علم نہیں ہوا۔ یاد رکھو وہ سپاہی ملک کے لئے کبھی مفید نہیں ہوسکتا۔ جو پریڈ تو کرتا ہے۔ مگر

لڑائی کے وقت

گھر میں بیٹھ رہے۔ پریڈ تو لڑائی کے لئے ہی کی جاتی ہے۔ اگر کسی نے لڑائی میں شامل نہیں ہونا تو وہ پریڈ پر اپنا وقت کیوں ضائع کرتا ہے۔ اس دفعہ ضلع لاہور میں ضلع شیخوپورہ میں اور ضلع فیروزپور میں سیلابوں سے بڑی بڑی تباہیاں آئی ہیں۔ اور ہر جگہ مجالس خدام الاحمدیہ موجود تھیں۔ مگر میرے پاس جو رپورٹیں آئی ہیں ان میں اس امر کا کوئی ذکر نہیں۔ کہ اس موقعہ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ نے لوگوں کی کیا خدمت کی

ہے۔ اور اس مصیبت کے وقت انہوں نے کس کس رنگ میں ہمدردی ظاہر کی۔ حالانکہ اس موقعہ پر بعض ہندوؤں نے بعض سکھوں نے اور بعض اور اقوام کے لوگوں نے بڑی بڑی خدمت کی ہے۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ انہوں نے لوگوں کی بہت مدد کی ہے۔ مگر مجھے یہ معلوم کر کے نہایت ہی افسوس ہوا۔ کہ ان میں

خدام الاحمدیہ کا نام نہیں تھا

اگر ایسی مصیبت کے وقت بھی خدام الاحمدیہ لوگوں کی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں تو پھر ہم نے ان کی پریڈوں کو کیا کرنا ہے۔ یہ جو کسی دن وقتِ مقررہ پر ہاتھ سے کام کرنا ہوتا ہے۔ یہ سچی قربانی نہیں ہوتی

سچی قربانی

وہی ہوتی ہے۔ جب اچانک کوئی مصیبت آجائے۔ اور اس وقت لوگوں کی امداد کے لئے اپنی جان و مال اور آرام و آسائش کو قربان کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے

دو قسم کے ابتلا

آیا کرتے ہیں۔ ایک ابتلاء تو ایسا ہوتا ہے۔ جس میں بندے کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنے اوپر کوئی سزا لے لے۔ جیسے اگر کسی کو کہا جائے۔ کہ وہ اپنے آپ کو کوڑا مارے۔ تو لازماً وہ احتیاط سے کام لے گا۔ اول تو زور سے نہیں مارے گا۔ اور پھر کسی ایسی جگہ نہیں مارے گا۔ جو نازک ہو۔ اور جہاں زیادہ نقصان پہونچ سکتا ہو۔ مگر جب دوسرا شخص کوڑا مارے۔ تو اس وقت وہ نہیں دیکھے گا۔ کہ زور سے پڑتا ہے۔ یا ہلکا پڑتا ہے۔ اور کہاں لگتا ہے۔ اور کہاں نہیں لگتا۔ اسی طرح فرماتے تھے۔

وضو بھی ایک ابتلا ہے

سخت سردی میں جب انسان وضو کرتا ہے۔ تو لازماً اسے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر اسے اختیار رہتا ہے۔ کہ اگر چاہے۔ تو پانی گرم کرلے۔ اور اس طرح اس تکلیف کی شدت کو اپنے لئے کم کرلے۔ لیکن

ایک اور ابتلاء ایسا ہوتا ہے جس میں بندہ کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ بیماری آتی ہے اور اس کے کسی بچے کو چمٹ جاتی ہے۔ یا اُسے اپنی بیوی سے بڑی محبت ہوتی ہے مگر وہ سخت بیمار ہو جاتی ہے۔ یا بیوی کو خاوند سے بڑی محبت ہوتی ہے۔ اور وہ کسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ ابتلاء ایسا ہے۔ جو اس کے اختیار سے باہر ہوتا ہے۔ اور اس کی چوٹ ایسی سخت ہوتی ہے۔ کہ مدتوں تک اسے تڑپاتی رہتی ہے پھر آپ فرمایا کرتے۔ کہ درحقیقت یہی ابتلاء انسان کے

ایمان کی آزمائش

کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اور اسی وقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ کون اللہ تعالےٰ پر سچا ایمان رکھتے۔ اور کون سچا ایمان نہیں رکھتے جس وقت اس قسم کے مصائب اور ابتلاء آتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ یہ نہیں دیکھتا۔ کہ اب دن ہے۔ یا رات۔ یا لوگوں کے آرام کرنے کا وقت ہے۔ یا کام کرنے کا۔ مثلاً گزشتہ دنوں سیلاب آئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں دیکھا۔ کہ ہر رات کو آیا ہے۔ یا دن کو۔ کام کے وقت تو تم کہہ دیتے ہو۔ کہ ایسا وقت مقرر کرو جب سورج اونچا نہ آیا ہو۔ اور خدام آپس میں مشورہ کر کے اعلان کر دیتے ہیں۔ کہ چونکہ سخت گرمی پڑ رہی ہے۔ اس لئے علی الصبح کام شروع کر دیا جائے گا۔ اور آٹھ یا نو بجے بند کر دیا جائے گا۔ پھر کچھ لوگ کوزے لے کر اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے ہیں۔ کہ کسی کو پیاس لگی ہو۔ تو وہ پانی پی لے۔ ایک ڈاکٹر پٹیاں اور ضروری سامان لے کر بیٹھا ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی کو کوئی چوٹ لگ جائے۔ تو اس کی مرہم پٹی کر دی جائے۔ غرض جس قدر سہولت کے سامان تمہیں میسر آسکتے ہیں۔ تم ان سے کام لیتے ہو۔ لیکن جس وقت

خدا تعالےٰ کی طرف سے سیلاب

آجائے۔ تو اس وقت خدام الاحمدیہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ دریائے راوی کو تھوڑی دیر کے لئے روک لیا جائے۔ ابھی ہمارے خدام بیدار نہیں ہوئے۔ یا نو بجے کے بعد سیلاب آنا بند ہو جائے۔ کیونکہ اس کے بعد لڑکوں نے سکول جانا ہے۔ جس وقت خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی عذاب آتا ہے۔ اُس وقت وہ نہ دن دیکھتا ہے۔ نہ رات۔ اور لوگوں کا بھی فرض ہوتا ہے۔ کہ قطع نظر اس سے کہ اس وقت رات ہو۔ یا دن

ایک دوسرے کی مدد

کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں۔ اور درحقیقت خدام الاحمدیہ کا قیام اسی لئے کیا گیا تھا مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جب سیلاب آیا۔ تو تمام مقامات کے خدام الاحمدیہ اپنے اپنے گھروں میں سوتے رہے۔ یہاں تک کہ

شاہدرہ کی جماعت

کے متعلق مجھے یہ شکایت پہونچی۔ کہ وہاں جب سیلاب آیا۔ تو شاہدرہ کے خدام میں سے ایک شخص بھی لوگوں کی مدد کے لئے نہ آیا۔ بلکہ لاہور سے بعض خدام مدد کے لئے پہونچے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ میں لاہور والوں کی تعریف کر رہا ہوں۔ انہوں نے بھی قابلِ تعریف نمونہ نہیں دکھایا لاہور ایک بہت بڑا شہر ہے۔ اور شاہدرہ وغیرہ اس کے قریب ہیں۔ ایسے موقعہ پر انہیں چاہئیے تھا۔ کہ وہ اپنے سب کام کاج چھوڑ کر لوگوں کی خدمت کرتے مگر جہاں تک میری اطلاعات ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ یہ کام خدام الاحمدیہ نے نہیں کیا۔

پس ایک طرف میں

خدام الاحمدیہ کے افسروں کو توجہ

دلاتا ہوں کہ کیا وہ قشر پر خوش ہیں۔ اور کیا اتنی سی بات پر ہی اُن کے دل تسلی پا چکے ہیں۔ کہ وہ چھلکے اور ظاہر کی دلچسپی میں لگے رہتے ہیں۔ اور مہینہ دو مہینہ کے بعد ایک دن لوگوں کو پانی پلا پلا کر۔ اور سانس دلا دلا کر۔ اور ڈاکٹری مدد پہونچا پہونچا کر کچھ کام کر لیتے ہیں اگر وہ صرف اسی بات پر خوش ہیں۔ تو میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس قسم کے کاموں کا دنیا کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ شو تو ہے۔ نمائش تو ہے۔ پریڈ تو ہے۔ لیکن اگر اصل موقعہ پر کام نہ کیا جائے۔ تو پھر یہ کام پریڈ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ صرف

شو اور نمائش کی حیثیت

رکھتا ہے۔

پس میں خدام الاحمدیہ کے افسروں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ان

تمام علاقوں کی مجالس

کے پاس جہاں جہاں سیلاب آئے ہیں۔ اپنے آدمی بھیجوا کر پتہ لگائیں۔ کہ وہاں کی مجالس نے سیلاب کے موقعہ پر لوگوں کی کیا خدمت کی ہے۔ اور آیا وہ خدمت ایسی تھی۔ جو اُن کی شان کے شایان تھی۔ پھر اگر ثابت ہو۔ کہ خدام الاحمدیہ کی مجالس نے

اپنے فرض کی بجا آوری میں غفلت

سے کام لیا ہے۔ تو ان کو سرزنش اور تنبیہ کی جائے۔ یہی وہ اصل غرض تھی۔ جس کے لئے وہ اتنے سالوں سے تیاری کر رہے تھے مگر جب وہ وقت آیا۔ اور وہ دن آیا۔ جس کے لئے انہیں تیار کیا جا رہا تھا۔ تو انہوں نے اپنے فرض کو فراموش کر دیا۔ اور اس نہایت ہی قیمتی موقعہ کو ضائع کر دیا۔

حضرت مسیح ناصری نے انجیل میں کیا ہی

لطیف تمثیل

بیان فرمائی ہے۔ کہ کچھ عورتیں تھیں۔ جو دولہا کے انتظار میں کھڑی رہیں کھڑی رہیں کھڑی رہیں اور کھڑی رہیں۔ جب دولہا کے آنے میں بہت دیر ہوگئی۔ تو اُن میں سے بعض کے پاس تیل ختم ہو گیا۔ اور انہوں نے دوسری عورتوں سے کہا۔ کہ اس وقت دکانوں سے تیل مل نہیں سکتا۔ کچھ تیل ہم کو بھی دو۔ تاکہ ہم اپنی مشعلوں کو روشن رکھیں۔ تب جن کے پاس تیل تھا۔ انہوں نے کہا۔ ہم تم کو کس طرح تیل دے سکتی ہیں ہمارے پاس جو تیل ہے۔ وہ صرف اپنی ضرورت کے لئے ہے۔ تم اپنے گھروں کو جاؤ۔ اور جس طرح ہوسکے۔ تیل لاؤ۔ چنانچہ وہ تیل لینے کے لئے اپنے گھروں کو لوٹ گئیں۔ مگر اِدھر وہ تیل لینے گئیں۔ اور اُدھر دولہا آگیا وہ جن کے پاس تیل تھا۔ انہیں دولہا اپنے ساتھ لے گیا۔ اور اس نے قلعہ کے اندر جاکر اس کا دروازہ بند کر لیا۔ اتنے میں دوسری عورتیں بھی آپہونچیں۔ اور انہوں نے دروازہ پر دستک دی۔ کہ ہم آگئی ہیں ہمارے لئے دروازہ کھولا جائے۔ دولہا نے کہا۔ تم میری دولہنیں نہیں ہو۔ میری دولہنیں وہ ہیں۔ جو میرے انتظار میں کھڑی رہیں۔ اور میرے ساتھ قلعہ کے اندر آگئیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسی طرح خداتعالیٰ جب **اپنے بندوں سے ملنے کے لئے** آتا ہے۔ تو وہ کبھی سیلابوں کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی زلزلوں کی صورت میں آتا ہے۔ اور کبھی بیماریوں کی صورت میں آتا ہے۔ جو لوگ خدمتِ خلق کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کا وصال حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ایسے مواقع پر **اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت** کرکے اس کے قرب کو پا لیتے۔ اور اس کی رضا کو حاصل کر لیتے ہیں۔ گویا ان کی مثال ان دلہنوں کی سی ہوتی ہے۔ جن کے پاس تیل تھا۔ اور جب دولہا آیا۔ تو وہ اس کے ساتھ چل پڑیں۔ مگر جو لوگ ایسے موقعہ پر **دوسروں کی خدمت کرنے سے گریز** کرتے ہیں۔ ان کی مثال ان دلہنوں کی سی ہوتی ہے۔ جن کا تیل ختم ہو گیا۔ اور وہ دولہا کے ساتھ نہ جا سکیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دولہا نے انہیں اپنی دلہنیں بنانے سے انکار کر دیا۔ پس **خدام الاحمدیہ کے وہ افسر** جنہوں نے اس موقعہ پر غفلت اور کوتاہی سے کام لیا ہے۔ ان کے متعلق تحقیق کرکے انہیں سرزنش اور تنبیہہ کرنی چاہیئے۔ ان کا فرض تھا۔ کہ وہ رات دن کام کرتے۔ اور اس **خطرناک مصیبت کے وقت** لوگوں کی ہر رنگ میں اعانت کرکے اپنے فرض کو ادا کرتے مگر انہوں نے بہت بڑی کوتاہی سے کام لیا ہے۔ اور اب خدام الاحمدیہ کے افسروں کا یہ کام ہے کہ وہ ان کو سرزنش کریں۔ دو تین سال تک انہیں محنت کرانے کا کیا فائدہ ہوا۔ جب عین اس موقعہ پر جبکہ **خدا نے ان کا امتحان لیا** وہ فیل ہو گئے۔ اگر وہ اس امتحان میں شامل ہو جاتے اور خراب پرچے کرتے۔ تب بھی وہ اتنا کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم امتحان میں تو شامل ہو گئے یہ دوسری بات ہے کہ ہمارے پرچے اچھے نہیں ہوئے۔ مگر ان کی تو یہ کیفیت ہے۔ کہ وہ اس امتحان میں شامل ہی نہیں ہوئے۔ امتحان کے کمرہ میں انہوں نے قدم بھی نہیں رکھا۔ اور پرچے کو انہوں نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ کیا تم سمجھتے ہو ایسے لوگوں کو خدائی یونیورسٹی کی طرف سے کوئی سند ملے گی۔ سند کیا وہ تو ایسے لوگوں کا نام اپنے رجسٹروں سے نکال باہر کرے گی۔ پھر صرف باہر کے خدام الاحمدیہ پر ہی نہیں بلکہ **مرکز پر بھی** مجھے افسوس ہے۔ کہ اس نے اب تک کیوں اس بارہ میں کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اور کیوں مجھے کہنے کی ضرورت پیش آئی۔ انہیں تو چاہیئے۔ کہ جب بھی وہ سنیں کہ لوگوں پر کوئی عام مصیبت آ گئی ہے۔ وہ اس کو دور کرنے کے لئے ایسے رنگ میں کام کریں۔ جو دوسروں سے **بہت زیادہ شاندار اور ممتاز** ہو۔ ہم صرف اتنی بات پر خوش نہیں ہو سکتے۔ کہ ہمارے خدام نے دوسرے لوگوں جتنا کام کیا ہے۔ بلکہ ہماری خوشی اور ہماری مسرت اس بات میں ہے کہ ہماری جماعت کے خدام الاحمدیہ دوسری تمام اقوام کے نوجوانوں سے زیادہ نمایاں حصہ خدمتِ خلق میں لیں۔ پس خدام الاحمدیہ کے افسر اس امر کی تحقیق کریں۔ اور جنہوں نے اس موقعہ پر سستی دکھائی ہے۔ ان کو سرزنش کریں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ اب اللہ تعالیٰ دوبارہ تمہارا امتحان لینے کے لئے پھر دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ کو غرق کر دے۔ خدا نے ایک بار تمہارا امتحان لیا۔ اور اس میں تم فیل ہو گئے۔ اور بُری طرح فیل ہوئے۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ تمہارا دوبارہ امتحان لینے کے لئے اللہ تعالیٰ دوبارہ لوگوں کو غرق کرے۔ اور پھر سیلابوں سے تباہی آئے **یہ سیلاب اور قحط وغیرہ** اللہ تعالیٰ کے بعض اور قوانین کے ماتحت آتے ہیں۔ اور اس کی سنت ہے۔ کہ وہ ایسے عذاب مسلسل نہیں بلکہ کچھ عرصہ کے بعد بھیجا کرتا ہے۔ ایسے موقعہ پر خدمتِ خلق کرنے والی جماعتیں اپنے آپ کو پاک کرا لیتی ہیں۔ مگر جو لوگ خدمت سے محروم رہتے ہیں۔ وہ نیکی کے ایک بہت بڑے موقعہ کو اپنے ہاتھ سے ضائع کر دیتے ہیں۔

(۲)

دوسری بات جس کی طرف میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ بارشوں کی کثرت کی وجہ سے اس دفعہ **قادیان میں بہت سے غرباء کے مکان** گر گئے ہیں۔ ان مکانوں کی مرمت اور تعمیر میں خدمتِ خلق کرنے والوں کو حصہ لینا چاہیئے۔ میں اس موقعہ پر ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ جن کو معماری کا فن آتا ہے۔ کہ وہ اپنی خدمات اس غرض کے لئے پیش کریں۔ آجکل عام طور پر عمارتوں کے کام بند ہیں۔ اور وہ اگر چاہیں تو آسانی سے اپنے اوقات اس خدمت کے لئے وقف کرکے ثواب حاصل کر سکتے ہیں پس جن معماروں کو خداتعالیٰ توفیق دے وہ ایک ایک دو دو تین تین چار چار دن جس قدر خوشی کے ساتھ دے سکتے ہوں دیں تاکہ **غرباء کے مکانوں کی مرمت** ہو جائے۔ مزدور مہیا کرنا خدام الاحمدیہ کا کام ہوگا۔ اس صورت میں بعض اور چیزوں کے لئے بہت تھوڑی سی رقم کی ضرورت ہوگی۔ جس کے متعلق ہم کوشش کریں گے کہ چندہ جمع ہو جائے۔ مگر جہاں تک خدمت کا کام ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کو خود مہیا کرے۔ اس طرح خداتعالیٰ کے فضل سے بہت ہی کم خرچ پر غرباء کے مکانات کی مرمت ہو جائے گی۔

(۳)

تیسری چیز جس کی طرف میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے نماز ایک قشر ہے اور اس کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ دلوں میں **اللہ تعالیٰ کی محبت اور ذکر الٰہی** کا انس پیدا ہو۔ ذکر الٰہی کا انس آج کل مغربی اثر کے ماتحت بہت کچھ کم ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے میں انہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ نوجوانوں میں اس قسم کے وعظ کثرت سے کرائیں جن میں **ذکر الٰہی کی اہمیت** بیان کی گئی ہو۔ اور انہیں بتایا جائے۔ کہ جب تک وہ مسجد میں بیٹھنے اور ذکر الٰہی کرنے کی عادت اختیار نہیں کریں گے۔ اس وقت تک خداتعالیٰ کے فضلوں کے نشانات کا وہ مشاہدہ نہیں کر سکیں گے۔ اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار سچے رویا وکشوف اور الہامات وغیرہ انہیں نہیں ہو سکیں گے۔ جب تک وہ ذکر الٰہی کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔ خالی خولی نماز پڑھ کر چلے جانا۔ اور باقی وقت گپوں میں ضائع کر دینا بہت بُری بات ہے۔ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور **اللہ تعالیٰ کے انوار** قلب پر نازل نہیں ہوتے الا ماشاء اللہ کسی پر احسان کرکے خداتعالیٰ کوئی نور نازل کر دے تو اور بات ہے پس خدام الاحمدیہ کے افسروں کو چاہیئے۔ کہ وہ خصوصیت سے مختلف مساجد اور مختلف حلقوں میں اس قسم کے وعظ کرائیں۔ تاکہ نوجوانوں کے دلوں میں **عبادت اور ذکر الٰہی کا شوق** پیدا ہو۔ اب تک خدام الاحمدیہ کی طرف سے اس قسم کی بہت کم کوشش کی گئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اول تو نوجوان مسجد میں کم آتے ہیں۔ اور جو آتے ہیں۔ وہ اس تاڑ میں رہتے ہیں۔ کہ امام کب آتا ہے تاکہ وہ اسی وقت مسجد میں آئیں۔ جب امام آئے۔ اس سے پہلے انہیں مسجد میں آکر بیٹھنا نہ پڑے۔ گویا مسجد ان کے نزدیک ایسی ہی چیز ہوتی ہے۔ جیسے انگاروں پر چلنا۔ جس طرح انگاروں پر چلنے والا جلدی جلدی چلتا ہے۔ کہ کہیں میرے پیر نہ جل جائیں۔ اسی طرح وہ بھی چاہتے ہیں کہ مسجد میں تھوڑے سے تھوڑا عرصہ ٹھہریں۔ اور جلد سے جلد چلے جائیں۔ بجائے اس کے کہ وہ مسجد میں خاموشی سے بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔ دو دو مل کر باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ مسجدیں اس لئے نہیں ہوتیں۔ کہ ان میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کی جائیں۔ مسجد میں یا تو دینی باتیں ہونی چاہئیں۔ اور یا پھر ہر انسان کو ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہیئے۔ جب تک **نوجوانوں میں یہ روح** پیدا نہیں ہوتی۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ ان میں خشیت اللہ کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور جب تک کسی کے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کی خشیت پیدا نہیں ہوتی۔ ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ وہ ایک سچا احمدی ہے۔ ہاں اگر خدا کی محبت پیدا ہو جائے۔ تو رفتہ رفتہ باقی تمام خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی کے دل میں خدا کی محبت نہ ہو۔ تو اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ریت میں کیلا گاڑا ہوا ہو۔ بظاہر وہ گڑا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن اگر ذرا بھی اسے ٹھوکر لگائی جائے۔ تو وہ فوراً اکھڑ جاتا ہے۔ لیکن جس دل میں

خدا تعالیٰ کی محبت

ہو۔ اس کی مثال ایسی ہوتی ہے۔ جیسے کسی مضبوط چٹان میں کوئی کیلا گاڑ دیا جائے۔ ایسے کیلے کو اگر ہتھوڑے سے بھی مارو۔ تو وہ ہلنے کا نام نہیں لے گا۔ پس

اصل چیز

ذکر الٰہی خدا تعالےٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر ذکر الٰہی کی اہمیت واضح کریں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ اور انہیں

مساجد میں زیادہ وقت صرف کرنے کی عادت

ڈالیں میں نے دیکھا ہے۔ خدام الاحمدیہ نے نماز باجماعت میں نوجوانوں کی سستی کو دور کرنے کی کوشش کی۔ اور قادیان میں اپنی اس کوشش میں وہ بہت حد تک کامیاب ہو گئے اب اس سبق کو وہ نوجوانوں کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں۔ کہ وہ مساجد کے ساتھ تعلق رکھیں۔ ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ اس کے بعد انہیں خود بخود نظر آ جائیگا۔ کہ نوجوانوں کے اخلاق کی بہت کچھ اصلاح ہو گئی ہے اب تو بعض دفعہ انہیں نوجوانوں میں بلاوجہ جوش نظر آتا ہے بعض دفعہ ان میں

پاگل پن کی سی کیفیت

پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ وہ گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ وہ اور ابتلاؤں میں پڑ جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ ان امور کی طرف توجہ کریں گے۔ اور نوجوانوں کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی محبت پیدا کریں گے۔ تو یہ نقائص اور عیوب خود بخود کم ہوتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ جہاں خدا تعالےٰ کی محبت آ جاتی ہے شیطان وہاں سے پرے بھاگ جاتا ہے۔ وہاں آیا نہیں کرتا۔

صحابہؓ کی طرح قربانیوں کا وہ نمونہ دکھاؤ کہ آسمان پر خدا کے فرشتے بھی تمہاری قربانی اور ایثار کی تعریف کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں۔ کہ تمہارے اخلاص اور تمہاری قربانی۔ اور تمہاری محبت۔ اور تمہاری فدائیت کا یہی ثبوت ہو سکتا تھا۔ کہ تم ثابت کرتے۔ کہ تم نے احمدیت کے لئے اس قسم کی قربانیوں کا نمونہ دکھایا ہے۔ جس قسم کی قربانیاں صحابہؓ نے کیں۔ مگر کیا تم کہہ سکتے ہو۔ کہ تم واقعہ میں اس قسم کی قربانیاں کر رہے ہو۔ کیا تم میں وہ رجل رشید نہیں ہیں؟ جو اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان احسان کے شکریہ کے طور پر کہ اس نے تمہیں اپنے مسیح کے ماننے کی توفیق بخشی۔ اپنا مال۔ اور اپنی جان اس کی راہ میں قربان کر دیں! کیا تمہارے دل میں یہ درد پیدا نہیں ہوتا۔ کہ کاش تمہیں ایسی ہی قربانیوں کا موقعہ ملے۔ تا آنے والی نسلیں تمہارے نمونہ کو دیکھ کر تم پر درود بھیجیں۔ اور آسمان پر فرشتے تمہاری قربانی اور ایثار کی تعریف کریں"

سال ہشتم کا وعدہ اب تک پورا نہ کر سکنے والو!! ارشاد بالا غور سے پڑھو پھر یہ عزم بالجزم کر لو۔ کہ ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے اپنا وعدہ مرکز میں داخل کر دینا ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

تراویح ——— اور ——— تہجد

خدا تعالےٰ کا بے انتہا فضل و کرم ہے کہ وہ ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر رمضان المبارک کا مہینہ لایا۔ اور اس نے ہمارے لئے اس بات کا موقعہ پیدا کر دیا۔ کہ ہم اگر چاہیں تو اس مہینہ میں اللہ تعالےٰ کے قرب کو حاصل کر لیں۔ خدا تعالےٰ کے قرب کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے وہ پہلے بھی کھلے تھے۔ وہ آج بھی کھلے ہیں، وہ پھر بھی کھلے رہیں گے۔ کوئی وقفہ درمیان میں نہیں۔ اور کوئی انتظار کی ساعت کسی انسان کے لئے نہیں رکھی گئی۔ لیکن بادشاہ کبھی اپنی رعایا میں سے کسی پر خوش ہوتے ہیں۔ تو کہا کرتے ہیں۔ جو کچھ مانگنا چاہتے ہو مانگو۔ بادشاہ اس سے پہلے بھی حسن سلوک کیا کرتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد ان کا حسن سلوک امتیازی رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اسی طرح بے شک خدا تعالےٰ کے وصال کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب تک کسی کو غرغرۂ موت شروع نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ رحمت کے دروازے انسان کے آخری سانس تک کھلے رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے۔ جس میں ہمارا خدا اپنے بندوں سے کہتا ہے۔ مانگو کہ میں تمہیں دوں گا۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ کہ تمہارے لئے کھولا جائے گا وہ یوں تو ہر رات کے پچھلے حصہ میں ہی سماء الدنیا پر نازل ہوتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ اے میرے بندو کیا تم میں سے کوئی بیمار ہے جو مجھ سے صحت مانگے کہ میں اسے صحت دوں۔ کوئی تنگدست ہے جو میرے سامنے ہاتھ پھیلائے کہ میں اسے نعمتوں سے مالا مال کر دوں۔ کوئی مصیبتوں میں مبتلا ہے جو میرے سامنے اپنی داستان غم بیان کرے۔ کہ میں اسے مصیبت سے رہائی دوں۔ لیکن رمضان کے ایام میں دن کو بھی اور رات کو بھی صبح کو بھی اور شام کو بھی۔ اگلے پہر کو بھی اور پچھلے پہر کو بھی انوار الٰہیہ کی بارش برستی ہے۔ جو تشنہ کاموں کو سیراب کرتی چلی جاتی ہے۔ اسی لئے رمضان المبارک کے ذکر کے دوران میں قرآن کریم نے دعاؤں کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ اور فرمایا ہے کہ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب جب لوگ تجھ سے میرے بارہ میں پوچھیں۔ کہ کیا وہ مل سکتا ہے۔ تو تو انہیں کہہ دے۔ کیوں نہیں۔ میں رمضان کے دنوں میں ان کے بالکل قریب آ جاتا ہوں۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ ثبوت یہ ہے کہ سچے دل سے مجھے پکارو۔ میں تمہاری پکار کو سنوں گا۔ اور اس طرح میرا قرب تم پر واضح ہو جائے گا۔ غرض یہ ایام بڑی ہی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کے ہیں۔ مگر برکت اور رحمت کوئی ایسی چیز نہیں جو مادی آنکھوں سے دکھائی جا سکے۔ یا ہاتھ سے ٹٹول سکیں۔ اگر برکت اور رحمت کوئی مادی چیز ہوتی۔ تب تو ہر ایک اسے دیکھ کر اور چھو کر معلوم کر سکتا۔ کہ رمضان کے دنوں میں بڑی برکات نازل ہوتی ہیں۔ مگر چونکہ یہ روحانی کیفیتوں کے ساتھ تعلق رکھنے والی چیزیں ہیں۔ اس لئے بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ رحمت اور برکت کیا چیز ہے؟

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے۔ اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی کاہلی کمزوری دور ہوتی۔ چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے۔ جوشاندے اور حب تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک

پندرہ آنے صرف

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

مد نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ رمضان المبارک کی کوئی ایک برکت نہیں۔ بلکہ یہ مہینہ مجموعہ ہے کئی برکات کا۔ مثلاً ایک بہت بڑی برکت رمضان کی جس کی طرف قرآن کریم نے بھی اشارہ کیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ اس مہینہ کو قرآن کریم کے ساتھ خاص مناسبت ہے۔ اسی لئے قرآن کریم کے نزول کا آغاز اس مہینہ میں ہوا۔ پھر یہ بھی احادیث سے ثابت ہے۔ کہ جب بھی رمضان آتا جبرئیل اس وقت تک کے نازل شدہ قرآن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو کر دہرایا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے اس مہینہ میں کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے۔ گھروں میں بھی مسجدوں میں بھی اور نمازوں میں بھی۔ اس کے علاوہ تراویح میں التزام کے ساتھ قریباً ایک پارہ روزانہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اور بہت سے لوگ سنتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر غلطی سے عام طور پر تراویح وہی سمجھی جاتی ہیں۔ جو عشاء کی نماز کے بعد ادا کی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ تراویح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاری کی تھیں۔ آپ نے دیکھا کہ لوگ عشاء کے بعد گپیں ہانکتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح اپنا قیمتی وقت لغو باتوں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اس کا آپ کی طبیعت پر ایک اثر ہوا۔ کہ آپ نے عشاء کے بعد تراویح جاری کر دیں۔ تاکہ وہ لوگ جو عشاء کے بعد بے فائدہ وقت ضائع کرتے ہیں۔ وہ نماز میں شامل ہو کر قرآن کریم کو سُن لیا کریں۔ پس یہ تراویح سنت نہیں ہیں۔ اصل تراویح وہی ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسنون ہیں۔ اور جو درحقیقت تہجد کی نماز ہی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"اِن دنوں میں دوستوں کو تہجد کیلئے جگانا اور تراویح کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری ہے۔ مگر تراویح سے مراد وہی تراویح ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسنون ہیں۔ اور جو درحقیقت تہجد کی نماز ہی ہے۔ یہ جو عشاء کے وقت تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سُست لوگوں کے لئے جاری کی تھیں۔ آپ نے دیکھا۔ کہ بہت سے لوگ، نیند کے انتظار میں بیٹھ کر گپیں مارتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے وقت کو لغو اور فضول باتوں میں ضائع کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے مناسب سمجھا۔ کہ ان کو گپوں کی بجائے نماز میں مشغول کر دیا جائے پس یہ تراویح سُست لوگوں کے لیئے جاری کی گئی تھیں۔ مگر آجکل ہر شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ سُست ہونا ہی بڑے ثواب کی بات ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ تہجد پڑھنے کی عادت لوگوں کو کم ہو گئی ہے۔ اور شروع وقت کی تراویح زیادہ پڑھی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ وہ تراویح جو رمضان میں عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہیں مسنون نہیں ہیں۔ بلکہ وہ قائم مقام مقرر کی گئی ہیں مسنون تراویح کی۔ اصل چیز تہجد کی نماز ہے۔ جس کی خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں تعریف کی ہے۔ اور جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی عمل تھا۔ آپ ہمیشہ تہجد پڑھا کرتے تھے۔ اور بعض ایام میں آپ نے تہجد کی نماز باجماعت بھی ادا کی ہے۔ اس طریق پر اُن لوگوں کے لئے جو یوں تہجد سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے بعض نے یہ طریق رائج کر دیا۔ کہ تہجد کے وقت ایک امام لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ اور اس طرح وہ قرآن کریم سُن لیا کریں۔ مگر جو سُست لوگ تھے اور اس وقت وہ شامل نہیں ہوا کرتے تھے اُن کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ انتظام کر دیا۔ کہ عشاء کے وقت وہ ایک امام کی متابعت میں تراویح پڑھ لیا کریں۔ مگر بہرحال یہ انتظام سب کے لئے نہیں۔ بلکہ سُستوں کے لئے ہے۔ اور یا پھر اُن معذوروں کے لئے ہے۔ جو پچھلی رات اُٹھ نہیں سکتے۔ مثلاً کوئی بیمار ہے۔ یا بوڑھا ہے۔ کہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ تہجد کے وقت اس کے لئے اٹھنا مشکل ہے۔ وہ تراویح میں شامل ہو سکتا ہے۔ مگر ان معذوروں اور بیماروں کے علاوہ جو تراویح میں شامل ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے رجسٹر میں اپنی سُستی کا انگوٹھا لگا کر آتا ہے۔ ہاں جو بیمار یا معذور ہیں۔ اُنہیں تراویح میں شامل ہونے سے نہیں ڈرنا چاہیئے یا مثلاً بچے ہیں۔ اُن کے متعلق یہ اُمید نہیں کی جا سکتی کہ وہ تہجد کے لئے اٹھیں گے۔ سحری سے پندرہ بیس منٹ پہلے کھانا کھانے کے لئے تو اٹھ سکتے ہیں۔ مگر تہجد کے لئے اٹھنا اُن پر گراں گذرتا ہے۔ ایسوں کے سوا باقی سب کو تہجد کی نماز میں شامل ہونا چاہیئے یا تو وہ اپنے گھر پر ہی تہجد ادا کریں۔ اور یا پھر اس نماز میں شامل ہوں۔ جو تہجد کے وقت باجماعت ادا کی جائے۔ اور خصوصیت سے اپنے لئے اور تمام جماعت کے لئے دعائیں کریں"۔ (الفضل ۲۶ ستمبر ۱۹۴۱ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان کلمات طیبات پر آجکل کے ایام میں ہر شخص کو عمل کرنا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ تہجد کی نماز میں کبھی ناغہ نہ ہو۔ اور تہجد یا تو گھر پر پڑھے جائیں۔ یا اس نماز میں شامل ہو کر ادا کئے جائیں۔ جو تہجد کے وقت باجماعت ادا کی جاتی ہو۔ قادیان میں مسجد مبارک کے سوا باقی تمام مساجد میں عشاء کے بعد تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ مگر مسجد مبارک میں تہجد کے وقت نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ قادیان میں رہنے والے دوست مسجد مبارک کی برکات سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ رات کا آخری حصہ نزول برکات کے لحاظ سے ممتاز ہوتا ہے۔ ایسے مبارک مہینہ میں۔ ایسی مبارک مسجد میں اور ایسے مبارک وقت میں جو نماز ادا کی جائیگی۔ وہ یقیناً دوسری نمازوں سے اپنے اثر اور قبولیت میں بدرجہا بڑھ کر ہو گی۔ اس لئے دوست ان ایام کو غنیمت سمجھیں۔ اور اپنی نیندوں کو ترک کر کے خدا کے حضور دست بستہ کھڑے ہو کر دعائیں مانگیں۔ اپنے لئے۔ اسلام اور احمدیت کے لئے اور پھر تمام دنیا کے لئے۔ جو مختلف مصائب و آلام کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرے جو اسلام اور احمدیت کیلئے مفید ہو۔ اور جس کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ جماعت احمدیہ کو پہنچے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

اعلان

دارالانوار میں اگر دو کنال اراضی کوئی صاحب خریدنا چاہیں۔ تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔

ذوالفقار علی خان ناظم تحریک جدید

بہترین نتائج کیلئے ہمیشہ جادو اثر

بائیوکیمک دوائیں

ہماری تیار شدہ (پوڈر) اور امریکن (ٹکیاں) استعمال کریں۔ نرخ بالکل واجبی۔ ایک بار تجربہ سے ہماری دیانتداری۔ خوش معاملگی۔ اور سچائی کا امتحان کریں۔ کتابیں بھی مل سکتی ہیں۔

دی بائیولاجیکل فارمیسی
موچی گیٹ۔ نور گلی۔ لاہور

رُوحانی علاج

درود۔ استغفار اور دعا ہے۔ جسمانی بیماریوں کیلئے ہومیو پیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے۔ دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں۔ ہسٹیریا۔ مردانہ امراض۔ ذیابیطیس۔ دمہ لیکوریا۔ دق۔ یرقان۔ بواسیر۔ مرگی۔ پرانا ملیریا کاربنکل۔ پائیوریا۔ ناسور۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے کے علاج کے لئے لکھیئے۔

ڈاکٹر ایم ایچ احمد معرفت الفضل قادیان

ذیابیطس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابیطس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی اور دل و گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ ضرور تجربہ کر کے دیکھیں۔

قیمت ۱۵ خوراک ۱۲/ع

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۸۵:۔ منکہ رفیقہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں۔ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی جہیور چک ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلاہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ ۱۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت سات گھماؤں اراضی ہے جس میں سے ۴ گھماؤں موضع ناگرا تحصیل سیالکوٹ اور ۳ گھماؤں موضع جہیور ۱۱۷ سانگلاہل میں واقع ہے۔ میں اس اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری منقولہ جائیداد چھ تولہ سونا اور مبلغ ۵۰۰ روپیہ حق مہر ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اپنی اس منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میں اپنی غیر منقولہ جائیداد کی سالانہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ تو وہ حصہ وصیت سے خارج کردی جائیگی۔ نیز میری وفات پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ رفیقہ بیگم

گواہ شد:۔ بشیر احمد خاوند موصیہ موضع ناگرا ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: محمد اکرم خاں برادر حقیقی موصیہ موضع جہیور ۱۱۷

نمبر ۶۱۸۶:۔ منکہ بشیر احمد حیات ولد بابو محمد عمر حیات صاحب قوم شیخ صدیقی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن صدر بازار چھاؤنی سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۱۰/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے دس روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ بشیر احمد حیات۔

گواہ شد:۔ عبدالرحیم احمدی ٹلونڈی جھنگلاں

گواہ شد:۔ علی گوہر دوکاندار قادیان

نمبر ۶۲۱۴:۔ منکہ منظور احمد ولد محمد مغل صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ محمد یار ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۷/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار ابھی بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرا گذارہ اسوقت ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۳۰ روپے قریباً ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ انشاءاللہ اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میں اپنی آمد کے بڑھنے وغیرہ کے متعلق اطلاع دیتا رہونگا۔

العبد:۔ منظور احمد فٹر کیرج شاپ فیروز پور آرسنل فیروز پور

گواہ شد: محمد حسین خان محاسب صدر انجمن احمدیہ فیروز پور۔

گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۶۲۱۵:۔ منکہ کنیز فاطمہ زوجہ محمد عثمان نور صاحب قوم پٹھان عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن سمبلپور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ گلوبند طلائی یک۔ دو ہار طلائی۔ بندے طلائی ایک جوڑی۔ دست بند طلائی یک جوڑی۔ انگوٹھی طلائی یک عدد۔ لونگ طلائی دو عدد۔ کچھے نقری یک جوڑی پٹی نقری یک جوڑی۔ قیمتی اندازاً مبلغ ایک ہزار روپیہ۔ نیز میرا مہر مبلغ دو ہزار روپیہ۔ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ جملہ مبلغ تین ہزار روپیہ کے آٹھویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری کل جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔

الامۃ:۔ کنیز فاطمہ بقلم خود سمبلپور

گواہ شد: محمد سلیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل سمبلپور۔ گواہ شد: محمد عثمان نور احمدی سب انسپکٹر پولیس خاوند موصیہ سمبلپور۔

میک لائٹ
تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے
ہر گھر میں اس کی موجودگی ضروری ہے
میک ورکس قادیان
B.43

جبوب کپساب
آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اٹھا نہیں جاتا۔ لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب ملیریا یا جگر کی خرابی ہے۔ تو شیاکن استعمال کریں۔ اگر ملیریا سبب نہیں۔ بلکہ اعصابی کمزوری ہے یا خون کی کمی ہے۔ تو حبوب کپساب استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان!
قادیان میں پانچ دوکانیں اور ایک مکان بڑے چوک میں قابلِ فروخت ہیں۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت یا خود مل کر ہوسکتا ہے۔ خواہشمند احباب جلد از جلد فیصلہ کریں۔
چوہدری حاکم دین دوکاندار قادیان

عنبرین طاقت کی بے نظیر دوا قیمت ۵ تولہ چار روپے
اکسیر کھانسی کھانسی کیلئے مجرب دوا قیمت ۵۰ قرص ایک روپیہ
منگوانے کا پتہ:۔ دواخانہ نور الدین رضؓ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۵ ستمبر - سٹالن گراڈ کے لئے زیادہ خطرہ مغرب اور جنوب مغرب سے ہے۔ کل دن بھر روسی ان علاقوں میں دشمن کا سخت مقابلہ کرتے رہے۔ شمال مغرب میں دشمن آگے نہیں بڑھ سکا۔ بلکہ جہاں نوروز قبل تھا وہیں آج ہے۔ کاکیشیا میں بھی لڑائی ہو رہی ہے۔ باقی مورچوں پر کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ کل کی لڑائی میں سٹالن گراڈ پر جرمنوں نے مغرب سے جو حملہ کیا۔ اسے روسیوں نے کامیابی سے روکا۔ جرمن ٹینک دریائے ٹیرک کو پار کر کے جنوبی کنارے پر پہنچ گئے ہیں۔ اور یہاں روسی نئے مورچوں پر ہٹ آئے ہیں۔ ورونیش کے علاقہ میں بھی روسیوں نے دشمن کے پانچ حملوں کو روکا۔ لینن گراڈ کے محاذ پر روسیوں نے دشمن کو ایک مضبوط چوکی سے نکال دیا۔ یکشنبہ کو روسی طیاروں نے مشرقی پرشیا اور رومانیہ پر بم برسائے تیل کے چشموں پر بھی بم باری کی گئی جس سے خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔

لنڈن ۱۵ ستمبر - بحیرہ بالٹک کے جہازوں پر کام کرنیوالے جرمن جہازیوں نے بغاوت کر دی اور افسروں پر حملے کئے۔ نازی حکام نے ان میں سے کئی ایک کو گولی کا نشانہ بنایا۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن اب لڑائی سے ایسے تنگ آ چکے ہیں۔ کہ وہ کسی وقت بغاوت کر دینگے۔

لنڈن ۱۵ ستمبر - برطانی طیاروں نے برمن پر ہوائی حملہ کیا۔ جرمن ریڈیو نے مان لیا ہے کہ حملہ بہت سخت تھا اور بہت نقصان ہوا۔

لنڈن ۱۵ ستمبر - ۱۹۴۰ء کی اسی تاریخ کو برطانی ہوائی بیڑے نے ۱۸۵ جرمن ہوائی جہاز گرائے تھے آج اس تقریب کی یادگار منائی جا رہی ہے۔ امریکن ایئر فورس کے کمانڈر نے برطانی ایئر چیف مارشل کو پیغام مبارکباد بھیجا جس میں کہا کہ آج کے دن برطانی ایئر فورس نے نازیوں کی دنیا پر چھا جانے کی امید کو ٹھنڈا کر دیا۔ آج سب جگہ ان بہادروں کی یاد منائی جائیگی۔ برطانی ایئر چیف مارشل نے امریکن کمانڈر کو شکریہ کا پیغام ارسال کیا جس میں امریکن فوج کے برطانیہ پہنچنے پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اس موقعہ پر ہوابازوں کی پریڈ بھی ہوئی۔ اور ایئر چیف مارشل نے انگریزی ہوائی جہازوں کی خوبیاں بیان کیں۔ مالٹا کے ہوائی کمانڈر انچیف نے دشمن پر برطانی حملہ کے جذبہ کی تعریف کی ہے۔

قاہرہ ۱۵ ستمبر - مصر میں کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔ گشتی دستے اور توپیں ایک دوسرے پر حملے کرتی رہیں۔ ہوائی جہازوں نے بھی بہت کم حصہ لیا۔

طہران ۱۵ ستمبر - مسٹر وینڈل ولکی بغداد سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ بغداد سے روانہ ہونے سے قبل انہیں برطانی وزیر خارجہ کا ایک تار ملا جس میں اس دورہ پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اسکی کامیابی کی دعا کی گئی تھی۔ عراق کے وزیر اعظم نے مسٹر ولکی کے اعزاز میں ایک دعوت طعام دی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر ولکی نے کہا کہ امریکہ جنگ کو جیتنے کے لئے ہر قسم کی جانی اور مالی امداد دیتا رہیگا۔

دہلی ۱۵ ستمبر - سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں آئندہ دوشنبہ کو مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے گندم کے بھاؤ مقرر کر دیئے جانے کے بارہ میں ایک تحریک پیش ہوگی۔ اجلاس شنبہ کو شروع ہوگا۔ حکومت کی طرف سے ملک کی عام حالت پر بحث کی تحریک پیش ہوگی۔ مگر اس پر ووٹ نہیں لئے جائیں گے۔

دہلی ۱۵ ستمبر - بنگال، آسام، بمبئی کے صوبوں میں کوئی واردات نہیں ہوئی۔ سب جگہ امن و امان رہا۔ بہار گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ہر جگہ امن رہا۔ اڑیسہ میں ضلع کٹک کے پندرہ دیہات پر پانچ ہزار روپیہ اجتماعی جرمانہ کیا گیا ہے۔

نیویارک ۱۴ ستمبر - امریکہ کی انڈین لیگ کے پریذیڈنٹ نے ایک بیان میں کہا کہ جاپان ہندوستان پر حملہ کے لئے بالکل تیار ہو چکا ہے۔ اور یہ حملہ تین چار ہفتوں تک ہو جائیگا۔ کاکیشیا میں جرمن کامیابیوں سے جاپانیوں کو خوشی نہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ جلد ہندوستان پہنچیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ جرمنی بھی وہاں پہنچنے کی کوشش کرے۔

واشنگٹن ۱۴ ستمبر - رائٹر کی اطلاع ہے کہ جنگ کے بارہ میں بعض اہم فیصلے کرنیکے لئے امریکن جرنیلوں کی ایک خفیہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ مگر یہ پتہ نہیں کہ کس مقام پر۔

ماسکو ۱۴ ستمبر - روس کے سب اخبار ونمیں برطانیہ اور امریکہ کے پیغامات شائع ہوئے ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے کہ جرمنی کے خلاف بہت جلد دوسرا فرنٹ قائم ہونے والا ہے۔ روسی اپنے اتحادیوں کے اس فیصلہ کو بہت سراہ رہے ہیں۔

ماسکو ۱۴ ستمبر - روس میں جرمن افواج کے کمانڈر انچیف جنرل فان بوک کو ہٹلر نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں رپورٹ پیش کرنے کے لئے بلایا ہے اور کمان عارضی طور پر جنرل کیٹل کے سپرد کی گئی ہے۔

برودان ۱۴ ستمبر - یہاں سے چھ میل کے فاصلہ پر واقعہ پوسٹ آفس کٹھالیہ کو ایک ہجوم نے نذر آتش کر دیا۔

ناگپور ۱۴ ستمبر - ڈاکٹر مونجے وائس پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ میں نے ہندو مہا سبھا کے سامنے یہ تجویز رکھی ہے کہ دس لاکھ والنٹیئروں پر مشتمل ایک ہوم سینا بنائی جائے۔ جسے گوریلا جنگ کی ٹریننگ دی جائے اور جو اتحادی فوجوں کیساتھ ملکر دشمن کا مقابلہ کرے۔

پشاور ۱۴ ستمبر - چند روز ہوئے پولیٹیکل ایجنٹ اپنی کار میں جا رہا تھا کہ قبائلیوں نے اس پر فائر کئے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ خاصہ داروں نے حملہ آوروں کو بھگا دیا۔

ولنگٹن ۱۴ ستمبر - نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا کہ بحر الکاہل میں جو مقام جاپانیوں کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں۔ ان کے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے وہ پھر ایک بار زور آزمائی کرینگے۔

دہلی ۱۴ ستمبر - آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں حکومت کی طرف سے برما کے بارہ میں ایک مطبوعہ بیان پیش کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ رنگون پر دو زبردست ہوائی حملے ہوئے جنمیں گیارہ سو دو افراد ہلاک ہوئے۔ اور سولہ سو مجروح۔ ان میں اکثریت ہندوستانیوں کی ہے۔ ۷۵ سے ۸۰ ہزار کے درمیان ہندوستانی بحری جہازوں میں اور چار ہزار ۲۵ طیاروں کے ذریعہ ہندوستان لائے گئے۔ چار لاکھ پیدل واپس آئے ہیں۔

دہلی ۱۴ ستمبر - حکومت ہند نے ہندوستان سے چائے کی برآمد پر کنٹرول قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تا ان ممالک کو جنکا انحصار ہندوستانی چائے پر ہے مناسب مقدار میں چائے بہم پہنچائی جا سکے۔ ۱۵ ستمبر سے چائے کی غیر سرکاری برآمد ممنوع قرار دیدی گئی ہے۔ ایک ٹی کنٹرولر مقرر کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۴ ستمبر - ایک نوجوان کانگرسی عورت کو خلاف قانون جلوس کی قیادت کرنیکے الزام میں چھ ماہ قید کی سزا دیتے ہوئے مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا۔ کہ ان نوجوان عورتوں کو اپنے شوہروں کا بھی کچھ خیال رکھنا چاہیئے۔

ماسکو ۱۴ ستمبر - روسی اعداد و شمار کے مطابق روس کی جنگ میں ۱۵ مئی سے ۱۴ اگست تک جرمنی کی ۲۰ ڈویژن فوج اور روس کی دس ڈویژن کام آ چکی ہے۔ ان میں سے پچاس فیصدی تو ہلاک ہوئے اور باقی مجروح اور ناکارہ۔

ماسکو ۱۴ ستمبر - روسی بیڑے نے بالٹک کے ساحل کے مختلف مقامات پر فوجیں اتار دی ہیں۔ اور گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ بالٹک کا روسی بیڑا اور لینن گراڈ کا فضائی بیڑا اِل گرد ان مورچوں پر زبردست حملے کر رہے ہیں۔

لاہور ۱۴ ستمبر - حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ وہ اڑھائی کروڑ روپیہ قرض لے رہی ہے جس پر تین فیصدی سود دیا جائیگا۔ اور جو ۱۹۵۵ء میں قابل ادا ہوگا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ یوں حکومت کی مالی حالت اچھی ہے۔

دہلی ۱۴ ستمبر - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وائسرائے ہند نے ہندوستان کی بری اور فضائی فوجوں کے سپہ سالاروں کے مشورہ سے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ ستمبر کو آر۔ اے۔ ایف کیلئے یوم دعا کے طور پر منایا جائے۔

ماسکو ۱۵ ستمبر - سٹالن گراڈ پر جرمن حملہ کا زور بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ جنوب مغرب میں وہ ایک علاقہ کے سوا کسی اور جگہ بڑھ نہیں سکے۔ دشمن کو بہت بھاری نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

دہلی ۱۵ ستمبر - آج سنٹرل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ ہوم ممبر نے موجودہ ملکی حالات کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ تار اور ٹیلیفون وغیرہ کو جو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ وہ خاص اوزاروں کے بغیر ممکن نہ تھا۔ اور ان اوزاروں کے استعمال کا علم بھی ضروری تھا۔ آپ نے کہا مسلمان اور اچھوت عام طور پر اس شورش سے الگ رہے ہیں۔ ایک ممبر کی طرف سے تحریک پیش کی گئی کہ شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کیلئے حکومت کی طرف سے جو مناسب قدم اٹھایا گیا ہے۔ اسوقت تک واپس نہ لیا جائے جب تک کہ سول نافرمانی کی تحریک واپس نہ لے لی جائے۔ ہوم ممبر نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا۔ کہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ تحریک عام لوگوں کی تحریک نہ تھی۔ بلکہ ایک خاص طبقہ کی تحریک تھی۔

لاہور ۱۵ ستمبر - پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر یہاں کھل گئے ہیں۔ وزیر اعظم یہاں پہنچ چکے ہیں۔ اگرچہ دوسرے وزراء ابھی شملہ میں ہیں۔

دوائی کثرت طمث کو حد اعتدال پر لاتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولیاں عصر

یہ دوائی کثرت حیض

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)